وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ (القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متفقہ

اہل حدیث — بریلوی — دیوبندی

حُسنُ القُراٰن

تجوید وقراءت سیکھنے کیلئے جدید اسلوب سے آراستہ کتاب

مولانا قاری عبدالرحمٰن بن سعید

پرنسپل: مرکز العلوم الاسلامیۃ والعصریۃ

۲۴۵_ گلشن بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ پاکستان

فون: ۵۴۲۶۲۴۶_۴۲_۹۲+ فیکس: ۵۴۲۶۲۴۷_۴۲_۹۲+

CIMS

Centre for Islamic & Modern Sciences

245-247, Gulshan Block, Allama Iqbal Town, Lahore - Pakistan Tel: +92-42-5426246 Fax: +92-42-5426247

Email: are@brain.net.pk URL: www.CIMS.pk

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ القراء الدکتور المقری **احمد میاں تھانوی** صاحب حفظہ اللہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
سید المرسلین واٰلہ وصحبہ اجمعین وبعد

مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب کی تجوید کی کتاب کو مختلف مقامات سے دیکھا
ماشاء اللہ قاری صاحب نے محنت شاقہ سے مسائلِ تجوید کو عام فہم زبان میں بیان کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبولیت سے سرفراز فرمائے۔آمین

قاری احمد میاں تھانوی

خریج: الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورۃ

رئیس قسم القراءات ونائب مدیر جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشیخ المقری حمزہ مدنی صاحب حفظہ اللہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد

مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب کی کتاب ’’حُسن القرآن‘‘ کا
مطالعہ کیا ماشاءاللہ جمیع قواعد کا ایک اچھا رسالہ ہے۔
اس کو اگر کسی دورۂ تجوید میں کوئی حاذق استاد تجوید پڑھے ہوئے طلباء کو
بطور خلاصہ پڑھائے تو فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

الشیخ المقری حمزہ مدنی
مدیر: کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ مدنیہ، لاہور

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم

نائب مہتمم وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، لاہور

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - اما بعد!

محترم جناب قاری عبدالرحمٰن بن سعید کی خوبصورت کتاب حسن القرآن کا مطالعہ کیا جس کے ٹائٹل پر خوبصورت انداز میں یہ آیت وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا درج ہے ۔ جو ہمیں سبق دے رہی ہے کہ قرآن مجید کو ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ پڑھو! جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر حرف کو صحیح مخرج سے ادا کرنا یہ ترتیل وتجوید کا لازمی حصہ ہے اور بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ انسان قرآن مجید کی تلاوت تجوید سے ہٹ کر خلاف ضابطہ پڑھتا ہے تو اس پڑھنے والے کو بجائے نفع کے اُلٹا نقصان پہنچتا ہے۔

اس لئے ساری دنیا کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز فرض ہے۔

قاری عبدالرحمٰن صاحب نے جس خوبصورت انداز میں اس تجوید کو قارئین کے لئے آسان کیا ہے میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ۔ (آمین)

محتاجِ دعا **حافظ فضل الرحیم** نائب مہتمم وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، لاہور

تقریظ

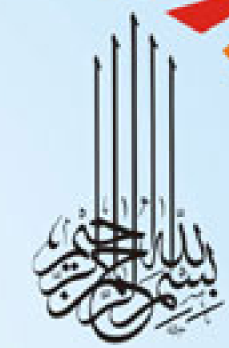

جناب قاری محمد ریاض صاحب قصوری حفظہ اللہ

ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ، لاہور

السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عبدالرحمٰن بن سعید کی کتاب کا مطالعہ کیا، محترم قاری صاحب نے اس کو فنی اعتبار سے ایک خاص انداز میں ترتیب دیا ہے جو یقیناً قران پاک کی بڑی خدمت اور صدقۂ جاریہ اور معاشرے کی ضرورت ہے ایسی کتب کو معاشرے میں پھیلا کر ہم خصوصاً نوجوان نسل کو قران پاک سے محبت، اصلاح وترقی اور ہدایت کی طرف گامزن کر سکتے ہیں۔

میری نظر میں ایسی کتب کو سرکاری وغیر سرکاری، مسجد و مدرسہ، سکول وکالج کی لائبریریوں کی زینت بننا چاہیے۔

کتاب نہایت ہی عمدہ، دیدہ زیب اور جاذب نظر، طباعت کا مواد نہایت اچھا ہے، کاغذ اور سرورق عمدہ ہے۔

میں محترم قاری عبدالرحمٰن بن سعید کو اس اہم علمی خدمت پر دل کی عمیق اور اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

قاری محمد ریاض قصوری ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ، لاہور

فہرست

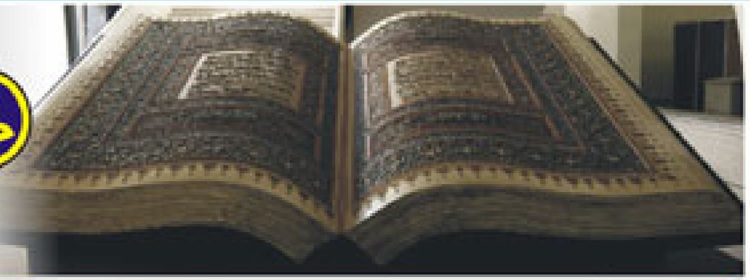

مقدمہ | تقریظ 1 | تقریظ 2 | تقریظ 3 | تقریظ 4

سبق نمبر1	تجوید کا سیکھنا کیوں ضروری ہے؟	1
سبق نمبر2	تجوید وقراءت اور لحن جلی وخفی	2
سبق نمبر3	اعضائے صَوت کے مخصوص نام	3
سبق نمبر4	مخارج (تعارفی سبق)	4
سبق نمبر5	مخارج الحروف کی تفصیل	5
سبق نمبر6	صفات حروف ۔صفات لازمہ غیر متضادہ	6
سبق نمبر7	صفات لازمہ متضادہ	7
سبق نمبر8	تلاوت کس طرح شروع کریں، نیز سجدۂ تلاوت کیسے کریں	8
سبق نمبر9	کچھ ضروری اصطلاحات	9
سبق نمبر10	الف کے بارہ میں ضروری معلومات	10
سبق نمبر11	لفظِ اللّٰہ کے لام کو پڑھنے کا قاعدہ، لامِ اَلْ کو پڑھنے کا قاعدہ	11
سبق نمبر12	راء کو پُر یعنی موٹا پڑھنے کے قواعد	12
سبق نمبر13	راء کو باریک پڑھنے کی صورتیں	13
سبق نمبر14	نون ساکن اور تنوین کے قواعد (پہلا حصہ)	14
سبق نمبر15	نون ساکن اور تنوین کے قواعد (دوسرا حصہ)	15
سبق نمبر16	میم ساکن کے قواعد	16
سبق نمبر17	اِجتماعِ ساکنَین	17
سبق نمبر18	ہائے ضمیر کے قواعد	18
سبق نمبر19	ہمزہ کی اقسام اور ان کی پہچان	19
سبق نمبر20	ادغام کی اقسام	20
سبق نمبر21	مد کی اقسام	21
سبق نمبر22	وقف کے احکام	22
سبق نمبر23	وقف کے مزید احکام	23
سبق نمبر24	کچھ ضروری امور	24
سبق نمبر25	مزید ضروری امور	25
امتحانی پرچہ	حُسْنُ الْقُرْآن	26

سبق نمبر 1

تجوید کا سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے بلکہ اُس کا عظیم الشان کلام ہے جو اُس نے اپنے آخری رسول ﷺ پر اپنے بندوں کی راہنمائی کیلئے نہ صرف نازل کیا بلکہ محض اپنے لطف وکرم سے قیامت تک کیلئے اس کو محفوظ بھی کر دیا۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے نہ صرف یہ کہ قرآن حکیم کو صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں بلکہ علماء کرام کی راہنمائی میں اس کے معانی میں تدبر اور غور وفکر بھی کریں اور اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے رہتی دنیا تک اس کے نور کو پھیلانے کیلئے اپنی توانائیاں بھی حتی الامکان صرف کریں۔

قرآن پاک کو درست طور پر پڑھنے کیلئے جو علم سیکھا جاتا ہے اس کو علمِ تجوید کہتے ہیں اور اس کا سیکھنا اور اسکے اصولوں کے مطابق قرآن پاک کی تلاوت کرنا اس لئے ضروری ہے کہ

1. تجوید سیکھے بغیر قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے بعض اوقات ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جن سے معنیٰ بالکل بدل جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات کفریہ بول منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور اگر نماز پڑھنے کے دوران ایسی غلطی ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مثلاً:

- الحمدللہ رب العلمین میں الحمد کی جگہ الخمد یا الھمد پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی بجائے بُرے معنیٰ بن جاتے ہیں؛
- انعمتَ علیھم میں انعمتَ کی جگہ انعمتِ یا انعمتُ پڑھنے سے معنیٰ غلط ہو جاتے ہیں کیونکہ تَ مذکر مخاطب کیلئے، تِ مؤنث مخاطب کیلئے اور تُ متکلم کیلئے ہوتا ہے؛
- سورۃ الکفرون میں لَآ اَعْبُدُ میں لا کو لمبا کرنے کی بجائے چھوٹا پڑھنے سے یعنی لَاَعْبُدُ پڑھنے سے معنیٰ یہ بن جاتا ہے کہ اے کافرو! جن (بتوں) کی تم پوجا کرتے ہو، (معاذ اللہ) میں بھی انہی بتوں کی پوجا کرتا ہوں؛
- سورۃ النصر میں نصر اللہ کی جگہ نسر اللہ پڑھنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے کیونکہ نصر کا مطلب مدد اور نسر کا مطلب گِدھ ہوتا ہے۔

2. اسی طرح تجوید سیکھے بغیر تلاوت کرنے سے قرآن پاک کی تلاوت کا ادنیٰ سا حق بھی ادا نہیں ہو پاتا جس کی بناء پر تلاوت کرنے والے کو اپنی تلاوت سے وہ لطف اور قربِ الٰہی حاصل نہیں ہو پاتا جو تجوید سیکھنے کے ذریعہ وہ حاصل کر سکتا ہے۔

سبق نمبر 2

تجوید وقرأت اور لحن جلی وخفی

- **تجوید کا معنیٰ** عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ **تجوید کی اصطلاحی تعریف** ہر حرف کو اسکے مخرج سے مع اس کی تمام صفات کے اداء کرنا۔
- **قراءت** کا مطلب ہے "پڑھنا" اور یہ لفظ اس طرح بولا جاتا ہے: قِ۔رَا۔ءَ۔ۃ ("قِرئت" یا "قِرُت" کہنا درست نہیں)۔

تلاوت کی قسمیں: 1 **ترتیل** جیسے جلسوں میں پڑھا جاتا ہے 2 **حدر** جیسے تراویح میں اور 3 **تدویر** جیسے امام فرض نمازوں میں پڑھتا ہے۔

بڑی اور نمایاں غلطی کو لَحنِ جَلِی کہتے ہیں۔ یہ حرام ہے اور یہ غلطیاں چار طرح کی ہوتی ہیں:

1. کسی حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا مثلاً **قُلْ** (کہو) کی جگہ **کُلْ** (کھاؤ)، **نَصْر** (مدد) کی جگہ **نَسْر** (گِدھ)، **خَلْق** (مخلوق) کی جگہ **حَلْق** (سر منڈانا)
2. کوئی حرف بڑھا دینا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی جگہ اَلْحَمْدُوْ لِلّٰهِی پڑھ دیا (مخفف یعنی بغیر شد والے حرف کو مشدد یعنی شد کے ساتھ پڑھنا بھی اسی میں شامل ہے)
3. کوئی حرف کم کر دینا جیسے لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھ دیا (مشدد یعنی شد والے حرف کو مخفف یعنی بغیر شد کے پڑھنا بھی اسمیں شامل ہے)
4. حرکات وسکنات کی غلطی کرنا جیسے اِهْدِنَا کی جگہ اَهْدِنَا پڑھا یا اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ پڑھا وغیرہ۔

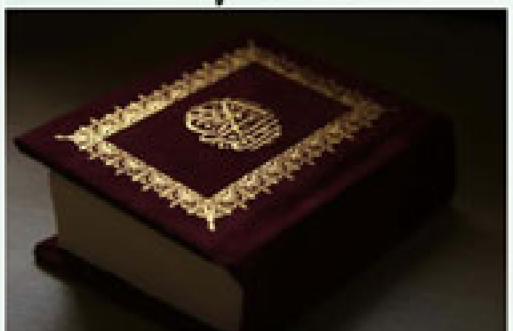

چھوٹی اور غیر نمایاں غلطی کو لَحنِ خَفِی کہتے ہیں اور یہ مکروہ ہے مثلاً:

1. راء کو موٹا یا باریک پڑھنے میں غلطی کرنا جیسے رَبَّنَا میں راء کو باریک پڑھ دیا؛
2. لفظِ اللہ کے لام کو موٹا یا باریک پڑھنے میں غلطی جیسے اِلَّا اللہ میں لفظِ اللہ کے لام کو باریک پڑھ دیا یا بِسْمِ اللہ میں لفظِ اللہ کے لام کو پُر پڑھ دیا
3. نون کے اظہار یا اخفاء میں غلطی کرنا جیسے اَنْعَمْتَ میں ن پر اخفاء یا اَنْتَ میں نون پر اظہار کر دینا۔ (جیسے اردو میں پنکھا کو "پن کھا" کہنا۔)

اعضائے صوت کے مخصوص نام

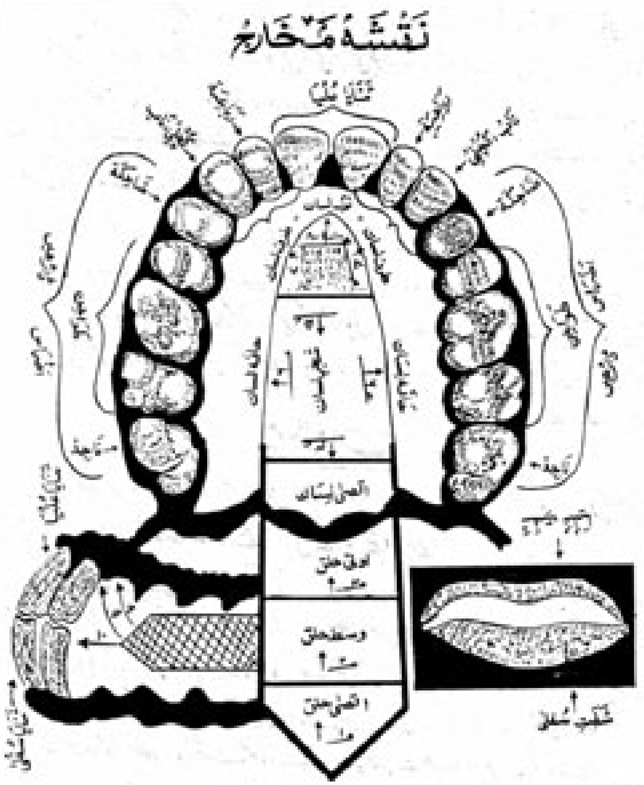

- سامنے اوپر نیچے 4 دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ اوپر والے 2 کو ثنَایَا عُلْیَا اور نیچے والے 2 کو ثنَایَا سُفْلٰی کہتے ہیں۔
- ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے دونوں جانب کے 4 دانتوں کو رَبَاعِیْ کہتے ہیں۔
- رباعی کے ساتھ اوپر نیچے دونوں جانب 4 نوکدار دانتوں کو اَنْیَاب کہتے ہیں۔
- انیاب کے ساتھ اوپر نیچے دونوں جانب 4 داڑھیں ضَوَاحِک کہلاتی ہیں۔
- ضواحک کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب تین تین داڑھیں طَوَاحِنْ کہلاتی ہیں، یہ کل 12 ہیں۔
- طواحن کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب بالکل آخری 4 داڑھیں نَوَاجِذْ ہیں۔ تمام 20 داڑھوں کو اَضْرَاس (واحد ضِرْس) کہتے ہیں۔

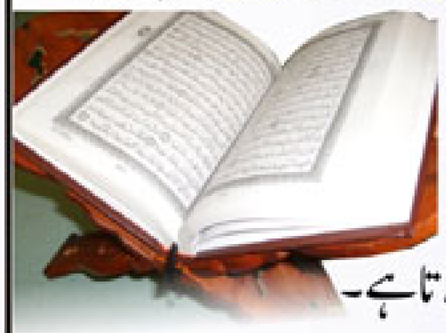

نوٹ سامنے والے نیچے کے 2 دانتوں کے علاوہ حرفوں کی ادائیگی میں نیچے کا کوئی دانت یا داڑھ استعمال نہیں ہوتی۔

- زبان کا وہ دائیں بائیں کا حصہ جو داڑھوں سے لگتا ہے اسکو حَافَہ کہتے ہیں۔
- زبان کا گول کنارا جو 12 دانتوں سے لگتا ہے طَرَفِ لِسَان کہلاتا ہے اور بیچ والا حصہ جو تالو سے لگتا ہے شَجْرِ لِسَان کہلاتا ہے۔
- زبان کی سامنے والی نوک کو جو ثنایا سے لگتی ہے، اس کو رَاسِ لسان کہتے ہیں۔
- حلق کی طرف تالو کے آخر میں نرم حصہ کو لَہَات کہتے ہیں۔
- دونوں ہونٹوں کو بند کرنے کو اِطْبَاقِ شَفَتَیْن اور دونوں ہونٹوں کو گول کرنے کو اِنْضِمَامِ شَفَتَیْن کہتے ہیں۔

مخارِج

مَخْرَج کا مطلب ہوتا ہے 'نکلنے کی جگہ' اور مَخَارِج ، مخرج کی جمع ہے یعنی منہ سے حروف کے نکلنے کی جگہیں۔

عربی زبان کے کل حروف 29 ہیں جو درج ذیل ہیں:

الف	ء	ہ	ع	ح	غ	خ	ق
ک	ج	ش	ی	ض	ل	ن	
ر	ط	د	ت	ظ	ذ	ث	
ص	ز	س	ف	و	ب	م	

- مخارج کل 17 ہیں جن میں سے 16 سے نکلنے والے حروف کو مختلف رنگوں کے ذریعہ اوپر دی گئی فہرست میں دکھایا گیا ہے۔

17 واں مخرج خَیشوم (ناک کی جڑ میں ہڈی والا حصہ) ہے جہاں سے غنہ نکلتا ہے

- کسی حرف کا مخرج معلوم کرنے کیلئے حرف کو ساکن کر کے شروع میں أ لگا کر پڑھیں، جہاں اسکی آواز ٹھہرے وہی اسکا مخرج ہوگا۔

(مثلاً اُدْ کہنے سے زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ سے لگ کر ٹھہرتی ہے جو کہ دِ کا مخرج ہے۔)

سبق نمبر 5

مخارج الحروف کی تفصیل

1 و، ی، ا:

(واؤ مدہ، یائے مدہ اور الف)
یہ تینوں حروف جوفِ دَھن سے نکلتے ہیں۔

2 ہ، ء: اقصیٰ حلق سے

3 ع، ح: وسطِ حلق سے

4 غ، خ: ادنیٰ حلق سے

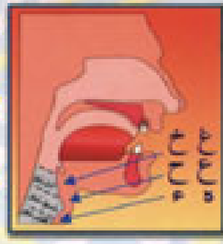

5 ق:

زبان کی جڑ اور لہات کے مقابل تالو سے نکلتا ہے۔

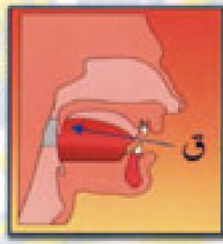

6 ک:

ق کے مخرج سے ذرا نیچے منہ کی جانب زبان کی جڑ کے قریب اور اس کے مقابل تالو سے ادا ہوتا ہے۔

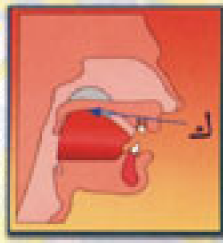

7 ج، ش، ی:

(یائے متحرک اور یائے لین)، زبان کے درمیان اور اس کے مقابل تالو کے ملاپ سے ادا ہوتے ہیں۔

8 ض:

زبان کا حافہ جب دائیں یا بائیں جانب یا بیک وقت دونوں جانب اوپر والی پانچ داڑھوں سے ملے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

9 ل: ثنایا، رباعی اور انیاب اور ضواحک کے دائیں یا بائیں جانب یا بیک وقت دونوں جانب کے مسوڑھوں کے ساتھ طرفِ زبان کے ملنے سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

10 ن:

ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں کے ساتھ طرفِ زبان کے ملنے سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔
(ض، ل کی طرح ن بھی تین طریقوں سے ادا کیا جا سکتا ہے۔)

11 ر:

زبان کی پشت اور اس کا کنارا جب ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے ملے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

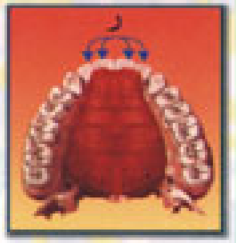

12 ط، د، ت:

زبان کی نوک جب ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتے ہیں۔

13 ظ، ذ، ث:

زبان کی نوک جب ثنایا علیا کے کنارے سے ملے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

14 ص، ز، س:

زبان کی نوک جب ثنایا سفلی کے کنارے سے ٹکرانے کے ساتھ ثنایا علیا سے بھی لگے تو یہ حرف ادا ہوتے ہیں۔

15 ف:

ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کے اندرونی حصے ملنے سے یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

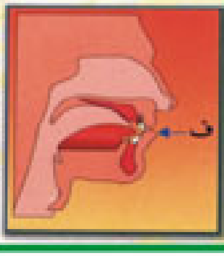

16 و (متحرک اور لین) ب، م:

یہ حروف دونوں ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔
و دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے

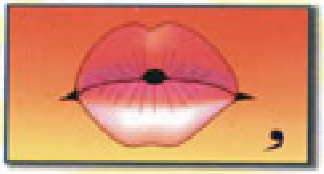

ب ہونٹ کے اندرونی تری والے حصے کے ملانے سے

م ہونٹ کے بیرونی خشکی والے حصے کے ملانے سے ادا ہوتا ہے۔

17 غنہ: یہ خیشوم یعنی ناک کی ہڈی سے ادا ہوتا ہے۔

سبق نمبر 6

صفاتِ حروف

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

صفتُ سے مراد مخرج سے حرف کو ادا کرتے وقت پائی جانے والی کیفیت ہے، اسکی جمع صفات ہے اور اسکی دو اقسام ہیں: **لازمہ** اور **عارضہ**

صفت لازمہ وہ کیفیت جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے اور بولتے وقت اگر اسکو ادا نہ کیا جائے تو وہ حرف، حرف ہی نہ رہے یا ناقص ادا ہو۔

پھر اس کی دو قسمیں: 1 صفت لازمہ متضادہ 2 صفت لازمہ غیر متضادہ۔

1 صفات لازمہ غیر متضادہ یہ وہ لازمی کیفیتیں ہیں جن کا پایا جانا تو ضروری ہے مگر ان میں آپس میں ضدیت اور تقابل نہیں ہے بلکہ جدا جدا ہیں۔

1 **قلقلہ** حرف کی ادائیگی کے وقت ساکن ہونے کی حالت میں آواز کا ہلنا۔ یہ پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ **قُطُبُ جَدٍّ** ہے۔

2 **تفشّی** حرف کی ادائیگی کے وقت آواز کا منہ میں پھیلنا۔ یہ صِفَت صرف ''ش'' میں ہوتی ہے۔

3 **اِستِطالت** حرف کی ادائیگی کے وقت زبان کے حافہ کو اوپر کی پانچوں داڑھوں پر لگانا اور مخرج میں آواز کو دراز کرنا۔ یہ صفت صرف ''ض'' میں ہوتی ہے۔

4 **صَفِیر** حرف کی ادائیگی کے وقت سیٹی کی سی آواز نکالنا۔ یہ صفت صرف ص، ز اور س میں ہوتی ہے۔ ان کو حروف **صَفِیرِیَہ** کہتے ہیں۔

5 **لِین** یہ صرف ''واوِلین'' اور ''یاءِ لین'' سے متعلقہ ہے کہ ان کو ایسی نرمی سے ادا کرنا کہ آواز بند بھی نہ ہو اور حرفِ مدہ کی طرح لمبی بھی نہ ہو۔

6 **اِنحِراف** یہ صفت صرف ''لام'' اور ''راء'' میں ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی ادائیگی میں دوسرے کے مخرج کی طرف مائل ہوتا ہے۔

7 **تکرِیر** یہ صفت صرف ''راء'' میں ہے کہ اس کو ادا کرتے وقت ''کنارۂ زبان'' میں کپکپی سی ہونا۔

صفت عارضہ وہ کیفیت جو حرف میں کبھی ہو کبھی نہ ہو اور بولتے وقت اگر ادا نہ کی جائے تو حرف تو وہی رہے مگر اسکی خوبصورتی نہ رہے جیسے پُر پڑھنا، باریک پڑھنا، ادغام، اظہار، غنہ، اقلاب، اخفاء، مد، تحقیق تسہیل، ابدال، حذف اثبات وغیرہ۔

سبق نمبر 7

صفاتِ حروف

صفات لازمہ متضادہ

صفات لازمہ متضادہ: اسکی 5 اقسام ہیں اور ہر قسم میں دو ایسی صفات ہیں جن میں سے ایک کا حرف میں ہونا لازم ہے جبکہ دونوں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

1 آواز اونچی/ نیچی ہونا 2 آواز میں سختی/ نرمی ہونا 3 موٹا/ باریک ہونا 4 منہ بھر کر/ منہ کھل کر ادا ہونا 5 آواز پھسلنے/ جمنے والی ہونا۔

2 **صفات لازمہ متضادہ** (جن میں ایک دوسرے کی ضد پائی جاتی ہے) کے اصطلاحی نام مع تعریف:

ضدین

1 **ھَمس** حرف کی آواز ایسی کمزور ہو کہ اس میں پستی پائی جائے۔ کل 10 حروف **مَھمُوسَہ** ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے: **فَحَثَّہٗ شَخصٌ سَکَتَ۔**

2 **جَھر** حرف کی آواز ایسی قوت والی ہو کہ اس میں بلندی پائی جائے۔ باقی 19 حروف **مَجھُورَہ** ہیں۔

ضدین

3 **شِدَّت** حرف کی آواز میں ایسی سختی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز بند ہو جائے۔ 8 حروف **شَدِیدَہ** ہیں جن کا مجموعہ **اَجِدُکَ قَطبَتَ۔**

4 **رِخوَت** حرف کی آواز میں ایسی نرمی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز جاری رہ سکے۔ **لِنْ عُمَرْ** اور **اَجِدُکَ قَطبَتَ** کے علاوہ باقی حروف **رِخوَہ** ہیں

نوٹ شدت اور رخوت کے درمیان میں آواز کے ہونے کو **تَوَسُّط** کہتے ہیں اور ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ **لِنْ عُمَرْ** ہے۔

ضدین

5 **اِستِعلاء** حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اُٹھے جس سے آواز موٹی ہو جاتی ہے۔ 7 حروف **مُستَعلِیَہ** ہیں **خُصَّ ضَغطٍ قِظْ۔**

6 **اِستِفَال** حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کی طرف نہ اُٹھے۔ **مُستَعلِیَہ** کے سوا سب حروف **مُستَفِلَہ** ہیں۔

ضدین

7 **اِطبَاق** حرف ادا کرتے وقت درمیانِ زبان تالو سے مل جائے جس سے آواز منہ بھر کر نکلے۔ حروفِ **مُطبَقَہ** 4 ہیں: **ص ض ط ظ۔**

8 **اِنفِتَاح** حرف ادا کرتے وقت درمیانِ زبان اور تالو کھلا رہے یعنی آواز کھل کر نکلے۔ **مُطبَقَہ** کے سوا باقی حروف **مُنفَتِحَہ** ہیں۔

ضدین

9 **اِذلَاق** ادائیگی کے وقت حرف کا پھسلتے ہوئے جلدی سے ادا ہو جانا۔ چھ حروف **مُذلِقَہ** ہیں جن کا مجموعہ **فَرِّمِنْ لُبٍّ** ہے۔

10 **اِصمَات** حرف کا ادائیگی کے وقت ٹھہراؤ اور جماؤ سے نکلنا۔ **مُذلِقَہ** کے علاوہ تمام حروف **مُصمِتَہ** ہیں۔

سبق نمبر 8

تلاوت کس طرح شروع کریں

- اگر کسی سورت سے شروع کرے تو اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہ دونوں پڑھے۔
- اگر کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کرے تو اَعُوْذُ پڑھے،
- بِسْمِ اللّٰہ پڑھے یا نہ پڑھے
- دورانِ تلاوت کوئی سورت شروع ہو تو صرف بِسْمِ اللّٰہ پڑھے۔
- سورۂ براءۃ سے پڑھنا شروع کرے یا دورانِ تلاوت سورۂ براءۃ شروع ہو تو بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھے۔
- تلاوت کے دوران کسی سے بات چیت کرے یا سلام کا جواب دے تو پھر اَعُوْذُ پڑھ کر تلاوت کرے۔

سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور مسائل

قرآن کریم میں 14 آیات ایسی ہیں جن کو خود پڑھنے یا کسی کی زبان سے سننے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ پارہ 17 کے آخری رکوع میں بھی ایک آیت سجدہ ہے جس پر سجدہ کرنا ضروری تو نہیں مگر کر لینا بہتر ہے۔

سجدۂ تلاوت کرنے کیلئے آیت سجدہ پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں اور کم از کم تین بار تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اُٹھالیں۔ بس سجدہ ہو گیا۔ تکبیر کیلئے ہاتھ نہیں اُٹھانے چاہئیں۔

- اگر ایک آیتِ سجدہ ایک ہی جگہ بیٹھ کر بار بار پڑھی گئی یا سنی گئی یا پڑھی بھی اور سنی بھی تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔
- اگر ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر کئی آیات سجدہ پڑھی گئیں تو جتنی آیتیں پڑھی گئیں اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔
- اگر ایک آیتِ سجدہ کو جگہ بدل کر بار بار پڑھا تو جتنی جگہیں بدلیں اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ جگہ بدلنے کی دو قسمیں ہیں: (1) دو تین قدم چلنا (2) ایک ہی جگہ پر عملِ کثیر کرنا۔ (چھوٹی مسجد یا چھوٹے گھر یا کمرہ یا کوٹھڑی میں مختلف جگہوں پر پڑھنا ایک ہی مجلس کے حکم میں ہوگا۔)

سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی دعائیں

سجدۂ تلاوت میں تسبیح پڑھنے کے بعد ان دعاؤں کو بھی پڑھنا چاہیے:

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۝ (ترمذی)

میرے چہرے نے اس (پروردگار) کیلئے سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی (بہترین انسانی) صورت بنائی اور محض اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور آنکھیں کھولیں۔ پس بڑا ہی برکت والا ہے وہ بہترین پیدا کرنے والا۔

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ (عَلَیْهِ وَعَلٰی نَبِیِّنَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

اے اللہ! تو (اس سجدہ کو قبول فرما اور) اسکا ثواب اپنے ہاں لکھ دے اور اسکے سبب سے تو (گناہوں کا) بوجھ مجھ سے دور کر دے اور اس (سجدہ) کو تو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا دے اور تو اس (سجدۂ تلاوت) کو میری جانب سے ایسے ہی قبول فرمالے جیسے تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا ہے (ان پر اور ہمارے نبی پر درود و سلام ہو)۔

کچھ ضروری اصطلاحات

- زیر، زبر، پیش وغیرہ کو حرکت کہتے ہیں اور جس حرف پر کوئی حرکت ہو اسے متحرک اور جس پر نہ ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔ کل حرکات 9 ہیں۔

- جس حرف پر **کسرہ** یعنی زیر ہو اسے **مکسور** کہتے ہیں جیسے سَمِعَ میں "**میم**"
- جس حرف پر **فتحہ** یعنی زبر ہو اسے **مفتوح** کہتے ہیں جیسے نُصِرَ میں "**رَ**"
- جس حرف پر **ضمہ** یعنی پیش ہو اسے **مضموم** کہتے ہیں جیسے بَابُ میں "**بُ**"
- دو زبر، دو زیر، دو پیش کو **تنوین** کہتے ہیں جیسے بً (دو زبر) بٍ (دو زیر) بٌ (دو پیش)
- جس حرف پر شد ہو اسے **مشدد** کہتے ہیں جیسے ربّ میں "**بّ**" کو مشدد کہیں گے۔

- "مد" لمبا کرنے کو کہتے ہیں۔ حروفِ **مدہ** تین ہیں:

1. **الف** جو ہمیشہ مدہ ہوتا ہے جیسے قَالَ۔
2. **واوٗ** جب ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے اَعُوْذُ۔
3. **یاء** جب ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے دِیْنَ۔

- جس **واوٗ ساکن** سے پہلے زبر ہو اسے واوٗ لین کہتے ہیں جیسے یَوْمَ اور جس **یاء ساکن** سے پہلے زبر ہو اسے یاء لین کہتے ہیں جیسے غَیْرَ۔

سبق نمبر 10

الف کے بارہ میں ضروری معلومات

- الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اس سے پہلے زبر ہوتا ہے جیسے مَا، لَا، بَا۔
- الف ہمیشہ لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں۔
- الف سے پہلا زبر والا حرف اگر موٹا ہو (خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ، ل، ر) تو الف موٹا پڑھا جائیگا جیسے قَال ورنہ باریک ہوگا جیسے کَانَ۔
- جس الف پر کوئی حرکت یا جزم ہو وہ ہمزہ بن جاتا ہے۔ ہمزہ چاہے اصلی شکل میں ہو یا الف پر جزم کی شکل میں، یہ جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔

لہٰذا (اَ)، (اِ)، (اُ) اور مَاْکُوْلٍ، بَاْسٍ وغیرہ میں الف نہیں بلکہ ہمزہ ہے اور کَانَ میں الف ہے۔

- بعض الفاظ میں ا، و، ی کے اوپر ہمزہ لکھا جاتا ہے، یہ ہمزہ کو لکھنے کی مختلف شکلیں ہیں لہٰذا اس ہمزہ کو پڑھتے ہیں جبکہ ا، و، ی کو نہیں پڑھتے جیسے یَسْتَهْزِئُ، مَاْوٰكُمْ، وَأَتَيْنٰكَ
- بعض کلمات کے درمیان میں الف ہوتا ہے اور اس پر گول نشان ہوتا ہے، اس الف کو نہیں پڑھتے مثلاً لَا۟ اِلَی اللّٰہِ، وَلَا۟ اَوْضَعُوْا، مِا۟ ئَۃ۔

- 9 کلمات ایسے ہیں جنکے آخر میں الف پر گول نشان ہوتا ہے، اس الف کو نہیں پڑھتے یعنی اس الف سے پہلے زبر والے حرف کو لمبا نہیں کرتے۔

وہ 9 الفاظ یہ ہیں: اَوْيَعْفُوَا۟، اَنْ تَبُوْءَا۟، لِتَتْلُوَا۟، لَنْ نَّدْعُوَا۟، لِيَرْبُوَا۟، لِيَبْلُوَا۟، وَنَبْلُوَا۟، دوسرا قَوَارِيْرَا۟، ثَمُوْدَا۟ (قرآن کریم میں 4 جگہ)۔

- 7 کلمات ایسے ہیں جن کے آخر میں الف پر گول نشان ہوتا ہے، اس الف کو وقف کی صورت میں پڑھتے ہیں مگر ملانے کی صورت میں نہیں پڑھتے۔

وہ سات کلمات یہ ہیں: لٰكِنَّا۟، الظُّنُوْنَا۟، الرَّسُوْلَا۟، السَّبِيْلَا۟، پہلا قَوَارِيْرَا۟، سَلٰسِلَا۟، اَنَا۟ (قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی آئے)۔

سبق نمبر 11

لفظِ اللّٰہ کے لام کو پڑھنے کا قاعدہ

- لفظ اللہ یا اللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو یا الف ہو تو اس لام کو خوب موٹا پڑھنا چاہئے
- جیسے ھُوَ اللّٰہُ، رَفَعَہُ اللّٰہُ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، قَالُوا اللّٰھُمَّ، آللّٰہُ وغیرہ۔
- اور اگر اس لام سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھا جاتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ، قُلِ اللّٰھُمَّ وغیرہ۔
- ان دو لاموں کے علاوہ ہر جگہ اور ہر حالت میں لام باریک ہی ہوتا ہے جیسے مَا وَلّٰھُم، اَنْ لَّآ اِلٰہَ وغیرہ۔

لامِ اَلْ کو پڑھنے کا قاعدہ

- اسم کے شروع میں اَلْ کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف آئے تو اَلْ کے لام کو اُس حرف میں ملا کر پڑھیں گے جیسے اَلشَّمْسُ، اَلزَّیْتُوْن
- اسم کے شروع میں اَلْ کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف آئے تو اَلْ کے لام کو ملائے بغیر یعنی اظہار کر کے پڑھیں گے جیسے اَلْتِّنَ، اَلْبُرُقْ.
- اسم کی بجائے فعل کے شروع یا درمیان میں جو لام ساکن ہو اس کو ہمیشہ ظاہر کر کے پڑھیں گے اور قلقلہ سے بچائیں گے جیسے جَعَلْنَا، قُلْنَا وغیرہ۔
- **حروف قمریہ** ا ب غ ح ج ک و خ ف ع ق ی م ہ (اِبْغِ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِیْمَہ)۔
- **حروف شمسیہ** حروف قمریہ کے سوا باقی حروف کا نام شمسیہ ہے۔ ء ش ض ل ن ر ط د ت ظ ذ ث ص ز س۔

سبق نمبر 12

راء کو پُر یعنی موٹا پڑھنے کے قواعد

راء 12 حالتوں میں موٹی یعنی پُر کر کے پڑھی جاتی ہے۔ اس کو تفخیم کہتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

- راء مفتوحہ مشددہ جیسے اَلرَّحْمٰنُ
- راء مفتوحہ غیر مشددہ جیسے رَحِیْمٌ
- راء مضمومہ مشددہ جیسے مَرُّوْا
- راء مضمومہ غیر مشددہ جیسے رُبَمَا
- راء ساکن ماقبل مفتوح جیسے اَرْسَلَ
- راء ساکن ماقبل مضموم جیسے یُرْزَقُوْنَ
- راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی جیسے اِرْجِعْ
- راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔
- راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مفتوح جیسے قَدْر (وقف میں)۔
- راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مضموم جیسے بِکُمُ العُسْر (وقف میں)۔

- راء ساکن ماقبل کسرہ و مابعد حرف مُسْتَعْلِیَہ جیسے قِرْطَاسٍ، فِرْقَۃٍ، مِرْصَاد، اِرْصَادًا۔
- راء مضمومہ جس پر رَوْم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنْتَصِرُ ○

نوٹ 1 سورۃ شعراء میں لفظ فِرْقٍ کی راء کو جس طرح چاہیں پڑھ سکتے ہیں، پُر کر کے یا باریک

نوٹ 2 حروف مستعلیہ یہ ہیں: خ ص ض غ ط ق ظ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ)

نوٹ 3 رَوْم کے ساتھ وقف کرنے کا مطلب آگے وقف کے بیان میں آئے گا۔

سبق نمبر 13

راء کو باریک پڑھنے کی صورتیں

7 حالتوں میں راء باریک پڑھی جاتی ہے۔اس کو ترقیق کہتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. راء مکسورہ مشددہ — جیسے — الرِّجَالُ
2. راء مکسورہ غیر مشددہ — جیسے — رِجَالٌ
3. راء ساکن ماقبل مکسور — جیسے — شِرْعَةً
4. راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مکسور — جیسے — حِجْر (وقف کرتے وقت)
5. راء ساکن ماقبل یاء ساکن — جیسے — خَيْر ، قَدِيْر (وقف کرتے وقت)
6. راء ''اِمالہ'' کی حالت میں — جیسے — مَجْرٖىهَا
7. وہ راء مکسورہ جس پر رَوْم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَالْفَجْرِ

نوٹ 1: مِصْرَ اور عَيْنَ الْقِطْرِ پر تفخیم اور ترقیق دونوں درست ہیں۔

نوٹ 2: اِذَا يَسْرِ میں بھی تفخیم اور ترقیق دونوں درست ہیں بشرطیکہ حالت وقف میں ہو۔

نوٹ 3: اِمالہ کے معنی ہیں جھکانا یعنی الف کو یاء کی طرف جھکانا۔

سبق نمبر 14

نون ساکن اور تنوین کے قواعد (۱)

نون ساکن وہ ہوتا ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو بلکہ جزم ہو جیسے اِنْ، عَنْ جبکہ تنوین دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں جیسے رَسُوْلاً، کَرِیْمٍ، مُحِیْطٌ.

نون ساکن اور تنوین کے قواعد چار ہیں: 1 اِظہار 2 اِدغام 3 اِقلاب 4 اِخفاء

1 اِظہار یعنی ظاہر کرنا

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر کوئی حرف حلقی (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) ہو تو نون ساکن ظاہر کر کے بغیر غنہ کے پڑھیں گے خواہ یہ صورت ایک کلمہ میں ہو یا دو میں جیسے اَنْعَمْتَ، مِنْهُمْ، مَنْ اٰمَنَ، كُفُوًا اَحَدٌ. اس اظہار کو ''اظہارِ حلقی'' کہتے ہیں۔

2 اِدغام یعنی دو حرفوں کو ایک کر دینا

اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ کے چھ حرفوں (یعنی ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوتا ہے یعنی نون کو ان حرفوں میں اس طرح ملا کر پڑھتے ہیں کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ہوتے ہیں جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ رَّبِّهِمْ، بِحِجَارَةٍ مِّنْ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، مِنْ وَّالٍ، مَنْ نَّشَآءُ.

ادغام کی دو قسمیں ہیں

1 غُنّہ کے ساتھ: یہ لام اور راء کے علاوہ چار حروف (یعنی ی، ن، م، و) میں ہوتا ہے۔

2 بلا غنہ: یہ درج بالا چار حرفوں کے سوا باقی دو حروف (یعنی ل، ر) میں ہوتا ہے۔

سبق نمبر 15

نون ساکن اور تنوین کے قواعد (۲)

2 ادغام یعنی دوحرفوں کوایک کردینا: اگرنون ساکن یاتنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ کے چھ حرفوں (یعنی ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوتا ہے یعنی نون کوان حرفوں میں اسطرح ملاکر پڑھتے ہیں کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ہوتے ہیں۔ ادغام کی دوقسمیں ہیں:

1 غنہ کے ساتھ یہ لام اورراء کے سواچارحروف یَنْمُوْ (یعنی ی، ن، م، و) میں ہوتا ہے جیسے: مَنْ یَّقُوْلُ، مَنْ نَّشَآءُ، بِحِجَارَةٍمِّنْ، مِنْ وَّالٍ.

2 بلاغنہ یہ درج بالا چارحرفوں کے سواباقی دوحروف (یعنی ل، ر) میں ہوتا ہے۔ جیسے: هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، مِنْ رَّبِّهِمْ.

نوٹ 7 جگہ یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا: صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، دُنْيَا، يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ، مَنْ سكتہ رَاقٍ.

3 قلب یا اقلاب (بدلنا) یعنی نون ساکن اورتنوین کومیم سے بدل کرغنہ اوراخفاء کے ساتھ پڑھنا۔ یہ بدلنا اس وقت ہوتا ہے جب نون ساکن یا تنوین کے بعد ب آجائے خواہ ایک کلمہ میں ہو یادو میں جیسے: سُنْۢبُلَةٍ، مِنْۢ بَيْنِ، عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ، زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ، اَمَدًۢا بَعِيْدًا.

4 اخفاء (چھپانا) یعنی نون کوبلاتشدید، غنہ کے ساتھ اس طرح پڑھا جائے کہ اس کی آواز ایسے صاف سنائی نہ دے جیسے اظہار کے ساتھ پڑھتے وقت سنائی دیتی ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب نون ساکن یاتنوین کے بعد حروف حلقی (ء، ہ، ع، ح، غ، خ)، یَرْمَلُوْنَ کے چھ حروف اور 'ب' کے علاوہ باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے خواہ ایک لفظ میں یادو میں۔ اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

جیسے: عِنْدِ، اَنْتَ، كُنْتُمْ، اَنْجَيْنَا، اَنْذِرْ، شَيْءٍ قَدِيْرٌ، مِنْ سِجِّيْلٍ، مِنْ قَبْلِكَ، مِنْ ضُعْفٍ.

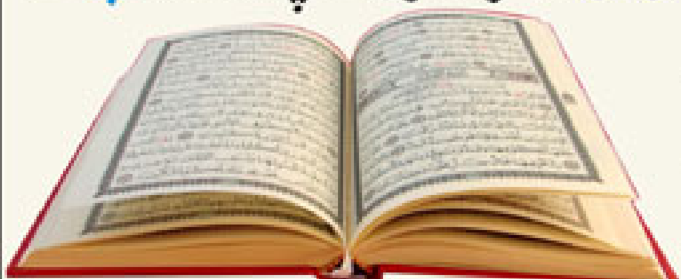

نوٹ: اخفاء کرتے وقت زبان کی نوک کوتالو سے جدا مگراس سے قریب ہی رکھ کرآواز کوبقدرایک الف کے خیشوم (ناک) سے ادا کرتے ہیں۔

سبق نمبر 16

میم ساکن کے قواعد

میم ساکن (یعنی جس میم پر جزم ہو) کے تین قواعد ہیں: 1 اِدغام 2 اِخفاء 3 اِظہار

1 اِدغام یعنی دو حرفوں کو ایک کر دینا:

اگر میم ساکن کے بعد بھی میم آ جائے تو دونوں کو ایک ساتھ ملا کر غنہ کرتے ہوئے مشدد پڑھیں گے جیسے: اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ، وَلَکُمۡ مَّا کَسَبۡتُمۡ.

2 اِخفاء یعنی چھپانا:

اگر میم ساکن کے بعد 'ب' آئے تو میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصہ کو نرمی سے ملا کر غنہ کے ساتھ ادا کریں گے اور پھر دونوں ہونٹ کھولنے سے پہلے ہونٹوں کے تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر 'ب' کو ادا کریں گے جیسے: وَمَا ہُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ، یَعۡتَصِمۡ بِاللّٰہِ.

3 اِظہار یعنی ظاہر کرنا:

میم ساکن کے بعد "با" اور "میم" کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا یعنی بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھیں گے جیسے اَنۡعَمۡتَ، لَمۡ یَلِدۡ، فِیۡکُمۡ رَسُوۡلًا.

نوٹ نون ساکن اور میم ساکن کے قواعد ایک جیسے ہیں سوائے دو باتوں کے:

1. نون ساکن میں اظہار، ادغام اور اخفاء کے علاوہ اقلاب بھی ہے جو میم ساکن میں نہیں ہے۔
2. نون ساکن میں اخفاء زیادہ ہے جبکہ میم ساکن میں اظہار زیادہ ہے۔

نوٹ نون مشدد اور میم مشدد کو بھی غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جیسے اِنَّ، ثُمَّ

سبق نمبر 17

اِجتماعِ سَاکِنَیْن

ساکِنَیْن کا مطلب دو ساکن اور اجتماع ساکنین کا مطلب دو ساکنوں کا ایک جگہ جمع ہونا ہے۔اس کی دو حالتیں ہیں:

1. دونوں ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن مدہ ہو خواہ دوسرا ساکن اصلی ہو جیسے ءٓلْئٰنَ، دَآبَّۃٌ اور خواہ دوسرا ساکن عارضی ہو جیسے وقف کی حالت میں یَعْلَمُوْنْ ○ تُکَذِّبٰنْ ○ قَدِیْرْ ○ یہ صورت جائز ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حَدِّہٖ کہتے ہیں۔یہاں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔اس کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو مگر یہ صورت ہمیشہ وقف میں ہی ہوتی ہے اور جائز ہے،وصل میں نہیں ہوتی جیسے قَدْرْ ○ عُسْرْ ○ ذِکْرْ ○

2. دونوں ساکن دو کلموں میں ہوں یعنی پہلا ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں مثلاً وَاسْتَبَقَا الْبَابَ میں جو اصل میں وَاسْتَبَقَا اَلْبَاب تھا۔ اَلْبَاب کے شروع کا ہمزۂ وصلی درمیان کلام میں آجانے کی وجہ سے حذف ہو گیا جس کی وجہ سے دو ساکن جمع ہونے کی صورت پیدا ہو گئی۔اسکو اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ کہتے ہیں اور اس صورت میں اسی طرح پڑھنا ٹھیک نہیں بلکہ اسکو درج ذیل طریقوں سے درست کرنا ضروری ہے:

- اگر پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو حذف کیا جائے گا جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، فِی الْاَرْضِ.
- اگر پہلا ساکن میمِ جمع ہو تو اسکو ضمہ دیں گے جیسے عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ.
- اگر پہلا ساکن واوِ لین جمع ہو تو اسکو بھی ضمہ دیں گے جیسے وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ.
- اگر پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو تو زبر دیں گے جیسے مِنَ النَّاسِ.
- اگر پہلا ساکن الٓمٓ کی میم ہو تو بھی زبر دیں گے جیسے الٓمَّ اللّٰہُ پڑھیں گے۔
- اگر ان میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو پہلے ساکن کو زیر دیں گے جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ.

نوٹ ایک کلمہ کے آخر میں تنوین ہو اور دوسرے کے شروع میں ہمزۂ وصل تو ہمزۂ وصل حذف ہو گا اور تنوین کے سبب پیدا ہونے والے نون کو کسرہ دیں گے جیسے بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ.

سبق نمبر 18

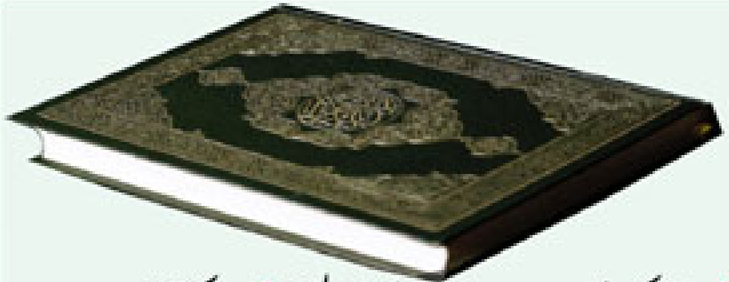

ہائے ضمیر کے قواعد

ہاءِ ضمیر (ہ) عربی زبان میں واحد مذکر غائب کی ضمیر کو کہتے ہیں جس کا مطلب اردو کے لفظ 'اُس' کی طرح ہے مثلاً کِتَابُہٗ یعنی اُس کی کتاب۔

اس ہاء کے بارے میں دو قاعدے جاننا ضروری ہے: ایک اس کی حرکت کا، دوسرا اس کو کھینچنے اور نہ کھینچنے کا۔

حرکت کا قاعدہ

- اگر اس ہاء سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو یا اس سے پہلا حرف یاءِ ساکنہ ہو تو یہ ہاء مکسور ہوتی ہے جیسے بِہٖ ، فِیْہِ۔
- باقی تمام صورتوں میں یہ ہاء مضموم ہوتی ہے جیسے لَہٗ، وَامْرَاَتُہٗ، اَخَاہُ، رَاَیْتُمُوْہُ، اَنْزَلْنٰہُ۔

نوٹ قرآنِ حکیم میں 5 ہاءِ ضمیر پر یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا: (1) اَرْجِہْ (2) اَلْقِہْ کہ ان دونوں جگہ پر ہاء مکسور ہونے کی بجائے ساکن ہے۔

(3) عَلَیْہُ اللّٰہَ (4) وَمَا اَنْسَانِیْہُ کہ ان دونوں جگہ پر مکسور ہونے کی بجائے مضموم ہے۔ (5) وَیَتَّقْہِ کہ بجائے مضموم ہونے کے مکسور ہے۔

کھینچنے کا قاعدہ

- ہاءِ ضمیر سے پہلے اور بعد والے دونوں حروف متحرک ہوں تو وہ ہاء کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے اِنَّہٗ فِیْ ورنہ بلا کھینچے جیسے مِنْہُ الْاَنْھٰرُ، لَہُ الْحَقُّ۔

نوٹ قرآنِ حکیم میں 2 ضمیروں پر یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا: (1) یَرْضَہُ لَکُمْ کہ یہاں کھینچ کر پڑھنا صحیح نہیں اور (2) فِیْہٖ مُھَانًا کہ یہاں بلا کھینچے پڑھنا ٹھیک نہیں۔ (کھینچ کر پڑھنے کو صلہ اور بغیر کھینچے پڑھنے کو قصر کہتے ہیں)۔

سبق نمبر 19

ہمزہ کی اقسام اور ان کی پہچان

① **ہمزہ قطعی** یہ ہمزہ ہر حال میں پڑھا جاتا ہے اور کبھی بھی حذف نہیں ہوتا جیسے اُطْغَیْتُہٗ، اَلْقِیَا، اَخْرِجْ، اَنْذِرْ، اَدْعُوْ۔

② **ہمزہ وصلی** یہ ہمزہ شروع میں تو پڑھا جاتا ہے مگر عبارت کے درمیان میں آجائے تو گر جاتا ہے جیسے فَانْفَجَرَتْ جو اصل میں فَاِنْفَجَرَتْ تھا، اَمِ ارْتَابُوْا جو اصل میں اَمْ اِرْتَابُوْا اور لَا انْفِصَامَ جو اصل میں لَا اِنْفِصَامَ تھا۔

ہمزہ وصلی کی پہچان ① اسم کے شروع میں اَلْ کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے جیسے اَلْکَوْثَر، اَلْحَمْدُ، اَلَّذِیْ۔ یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔ وصلی ہونے کی وجہ سے جب درمیان میں آئے گا تو گرا دیا جائے گا جیسے: اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر، وَلَکَ الْحَمْد، سُبْحَانَ الَّذِیْ۔

② سات اسم ایسے ہیں جن کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے: اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَۃٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَاَۃٌ، اِثْنَا، اِثْنَتَا۔

③ فعل کے شروع میں (سوائے مضارع واحد متکلم کے) اگر ہمزہ مضموم یا مکسور ہو تو وہ ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ فعل کا تیسرا حرف مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوتا ہے جیسے اُقْتُلُوْا اور مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے جیسے اِنْفَجَرَتْ، اِنْتَهُوْا، اِنْتِقَام۔

نوٹ 5 فعل ایسے ہیں کہ ان میں تیسرا حرف مضموم ہے مگر ہمزہ وصلی مکسور ہے: اِمْشُوْا، اِیْتُوْا، اِقْضُوْا، اِبْنُوْا، اِتَّقُوْا۔

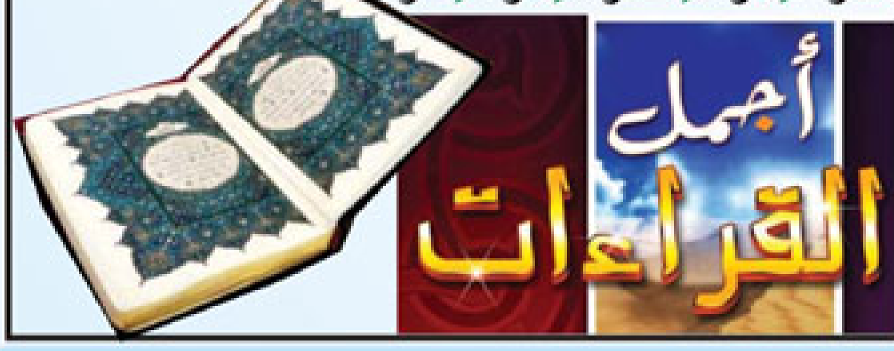

ہمزہ قطعی کی پہچان ان مذکورہ ہمزوں کے سوا تمام ہمزے قطعی ہوتے ہیں۔ مثلاً

② فعل کے شروع میں ہمزہ مفتوح ہو تو وہ قطعی ہوتا ہے جیسے اَذْهَبْتُمْ۔

③ مضارع واحد متکلم کا ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتا ہے جیسے وَاَعْتَزِلُکُمْ، سَاُنْزِلُ۔

سبق نمبر 20

ادغام کی اقسام

تعریف حرفِ ساکن کو حرفِ متحرک میں اس طرح ملا کر پڑھنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔ پہلے حرف کو مُدْغَمْ دوسرے کو مُدْغَمْ فِیْهِ کہتے ہیں۔

اقسام 1 **ادغام مِثلَین تام** جبکہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہوں۔ یہ ادغام ہمیشہ تام ہی ہوتا ہے جیسے اِذْذَّهَبَ، اَنْ نَّعْبُدَ، یُدْرِكْكُّمْ۔

2 **ادغام مُتَجانِسَین تام** مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں اور پہلے حرف کی آواز بالکل بھی باقی نہ رہے جیسے قَدْتَّبَیَّنَ، اِذْظَّلَمُوْا۔

3 **ادغام مُتَجانِسَین ناقص** مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں مگر پہلے حرف کی کچھ آواز بھی باقی رہے جیسے بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ، مَا فَرَّطْتُّمْ، مَافَرَّطْتُّ کہ ان کی ادائیگی کے وقت پہلے حرف "طا" کی صفت استعلاء واطباق باقی رہیں گی مگر قلقلہ نہیں۔ اس ادغام کی بس یہی چار مثالیں ہیں۔

4 **ادغام مُتَقارِبَین تام** مدغم اور مدغم فیہ الگ الگ مخرج کے حرف ہوں اور پہلے حرف کی آواز بالکل بھی باقی نہ رہے جیسے قُلْ رَّبِّ، اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔

5 **ادغام مُتَقارِبَین ناقص** مدغم اور مدغم فیہ الگ الگ مخرج کے حرف ہوں مگر پہلے حرف کی کوئی صفت بھی باقی رہے جیسے مَنْ یَّشَآءُ، مِنْ وَّالٍ۔

نوٹ 1 اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام مُتَقارِبَین ناقص بھی جائز ہے یعنی "قاف" کی صفت استعلاء کو باقی رکھتے ہوئے پڑھا جائے۔

نوٹ 2 مثلین کا پہلا حرف مدہ ہو تو ادغام نہیں کریں گے جیسے فِیْ یَوْمٍ، قَالُوْا وَهُمْ۔

نوٹ 3 حروف حلقی میں صرف مثلین کا ادغام ہوتا ہے جیسے یُوَجِّهْهُّ، مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ مگر متجانسین یا متقاربین کا نہیں ہوتا جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، سَبِّحْهُ۔

نوٹ 4 ادغام زیادہ تر تام ہی ہوتا ہے، ناقص کی صرف چار صورتیں ہیں: طاء کا تاء میں، نون کا واؤ میں، نون کا یاء میں اور قاف کا کاف میں۔

سبق نمبر 21

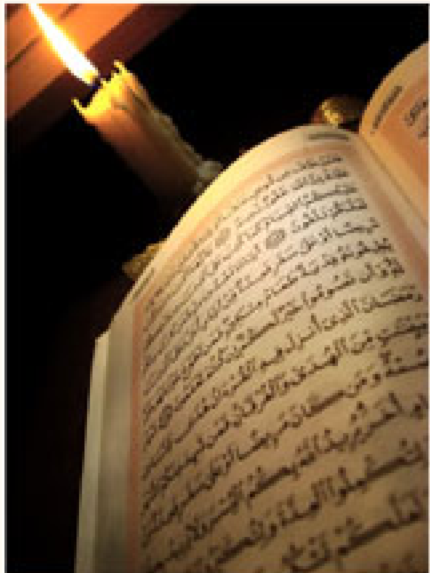

مد کی اقسام

مَدّ کا مطلب لمبا کرنا حروف مدہ کو انکی اپنی اصلی اور فطری مقدار کے مطابق لمبا کرنا ''مدِ اصلی'' کہلاتا ہے اور اسکی مقدار بقدر دو حرکت ہے جیسے قَالُوْا میں ''الف'' اور ''واوٗ''، دَاعِیْ میں ''یاء'' جبکہ کسی سبب سے ان حروف کو زیادہ لمبا کرنا مدفرعی کہلاتا ہے جیسے جآءَ۔

مدِ فرعی کے دو اسباب ہیں: ہمزہ اور سکون اصلی (جو ہمیشہ پایا جائے) یا سکون عارضی (جو صرف وقف کی صورت میں پایا جائے)

مد کی اقسام

1 **مَدِّ مُتَّصِلْ** جب حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے جَآءَ، سُوْٓءٌ، سِیْٓـٔتْ۔ یہ مد واجب ہے (مقدار بقدر چار حرکت)۔

2 **مَدِّ مُنْفَصِلْ** جب حرف مدہ کے بعد دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا، فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ یہ مد جائز ہے (بقدر چار حرکت)۔

3 **مَدِّ لَازِمْ** درج ذیل صورتوں میں مد کرنا لازم ہے اور اسکی مقدار مد کلمی اور مد حرفی کیلئے بقدر چھ حرکت اور مد لین کیلئے چار یا چھ حرکت ہے۔

- **مدِ لازم کلمی** حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں مشدد حرف ہو یا ساکن حرف ہو جسکا سکون اصلی ہو جیسے آٰلْئٰنَ، حَآجَّ، وَلَا الضَّآلِّیْنَ، اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ۔
- **مدِ لازم حرفی** حرف مدہ حروف مقطعات میں سے ہو اور اسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو یا سکونِ اصلی ہو جیسے قٓ، صٓ، نٓ، الٓمّٓ.
- **مدِ لازم لین** حرف لین کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو۔ یہ حروف مقطعات میں صرف ''ع'' پر دو جگہ ہے: کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ اور حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝

4 **مَدِّ عَارِضْ** جب حرف مدہ کے بعد کلمہ کے آخری متحرک حرف کو وقف کی وجہ سے خود ساکن کریں جیسے تُکَذِّبٰنِ، نَسْتَعِیْنُ، یَعْلَمُوْنَ (مقدار چھ یا چار یا دو حرکت)۔ جب حرف لین کے بعد کلمہ کے آخری متحرک حرف کو وقف کی وجہ سے خود ساکن کریں جیسے خَوْفٍ، صَیْفِ۔ اس مد کی مقدار دو یا چار یا چھ حرکت ہے البتہ بعض صورتوں میں مد بالکل نہیں کریں گے جیسا کہ خَلَوْا کے واؤ اور غَیْرِ کی یاء میں جبکہ وقف کرنا پڑے۔

سبق نمبر 22

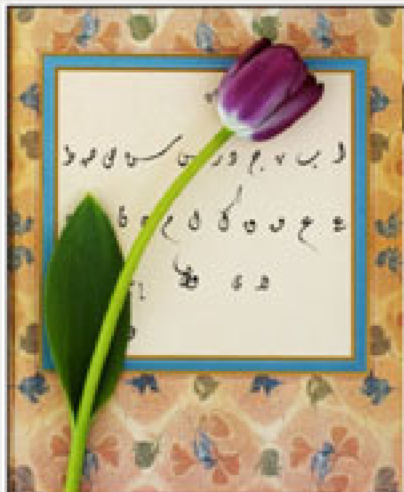

وقف کے احکام

وقف کا مطلب ہے کلمہ کے آخر میں سانس لیکر ٹھہرنا اور کلمہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لفظ آگے کسی دوسرے لفظ سے ملا کر لکھا ہوا نہ ہو جیسے مِنكُمْ میں م پر وقف کرنا۔

وقف میں کلمہ کے آخری حرف کو مَوْقُوْف عَلَيْه کہتے ہیں اور اس پر ٹھہرنے کے قواعد درج ذیل ہیں:

1. اگر موقوف علیہ پہلے ہی ساکن ہو تو اس پر سانس لیکر ٹھہر جانا ہی وقف کہلائے گا جیسے فَلَا تَقْهَرْ ۝ فَلَا تَنْهَرْ ۝
2. موقوف علیہ پر عارضی حرکت ہو جیسے قَالَتِ الْاَعْرَابُ میں ت پر وقف کریں تو ایک ہی طریقہ ہے کہ اسکو ساکن پڑھ کر رکیں پھر پیچھے سے ملا کر پڑھیں۔
3. موقوف علیہ ”گول تاء“ ہو تو اسکو ”ساکن ہاء“ سے بدل کر ٹھہریں گے جیسے حَسَنَةٌ پر وقف کرنا چاہیں تو حَسَنَهْ پڑھیں گے۔ اگر پہلے سے ہی گول تاء کی بجائے ہاء ہے مگر اس پر الٹی پیش یا کھڑی زیر ہے تب بھی اس کو ساکن ہاء کے ساتھ پڑھیں گے جیسے وَرَسُوْلُهٗ، مِنْ رَّبِّهٖ وغیرہ۔
4. موقوف علیہ ”گول تاء“ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو اگر اس پر کھڑی زبر یا دو زبر یا زبر کے ساتھ الف ہو تو آخری حرف کو لمبا کر کے پڑھیں گے۔

کھڑی زبر کی مثال وَالضُّحٰى ...... دو زبر کی مثال مَآءً، نِدَآءً ...... اور ...... زبر کے ساتھ الف کی مثال كَانَا، اِذْهَبَا وغیرہ۔

5. موقوف علیہ پر ایک زبر ہو تو اسے ساکن پڑھیں گے جیسے خَلَقَ کو وقف کرتے وقت خَلَقْ پڑھیں گے۔
6. موقوف علیہ پر ایک زیر ہو یا دو زیر ہوں جیسے تَاللّٰهِ اور نَعِيْمٍ تو ایسی صورت میں وقف کے دو طریقے ہیں:

(1) وقف بالاِسکان یعنی ساکن پڑھ کر ٹھہرنا (2) وقف بِالرَّوْم یعنی موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ پڑھنا۔

7. موقوف علیہ پر ایک پیش یا دو پیش ہوں جیسے نَسْتَعِيْنُ تو ایسی صورت میں وقف کے تین طریقے ہیں:

(1) وقف بالاِسکان یعنی ساکن پڑھکر ٹھہرنا (2) وقف بِالرَّوْم یعنی موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ پڑھنا

(3) وقف بالاِشمام یعنی حرف کو ساکن ہی پڑھنا مگر ہونٹوں کو اسطرح گول کرنا جیسے پیش پڑھتے وقت ہوتے ہیں۔

سبق نمبر 23

وقف کے مزید احکام

- معانی پر نظر رکھتے ہوئے جہاں بات پوری ہو وہاں ٹھہرنا **وقفِ اختیاری** اور اگر بات تو ختم نہیں ہوئی مگر رکنا پڑا تو اسے **وقفِ اضطراری** کہتے ہیں۔

- بات پوری ہونے کے تین درجات ہیں: **1** جہاں مضمون ختم ہو جائے وہاں ٹھہرنا **وقفِ تام** کہلاتا ہے جیسے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

2 جہاں جملہ تو ختم ہوا ہو مگر مضمون ابھی ختم نہ ہوا ہو تو وہاں رکنا **وقفِ کافی** کہلاتا ہے جیسے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

3 اگر مضمون یا جملہ تو ختم نہیں ہوا مگر جملہ کے دوران ایسی جگہ ٹھہرا کہ بات کا کچھ مطلب سمجھ میں آ جائے تو **وقفِ حَسَن** کہلاتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ۔

- اگر ایسی جگہ وقف کر دیا جس سے بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی تو ایسے وقف کو **وقفِ قبیح** کہا جاتا ہے جیسے اِیَّاکَ پر ٹھہر جانا۔

- اگر معانی معلوم نہ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ وقف کی علامات پر ٹھہرے جو درج ذیل ہیں:

1 آیت کا نشان یعنی گول دائرہ (۝) ۔ یہ وقف کرنے کا سب سے بہترین موقع ہے۔

2 'م'، 'ط' اور 'ج'۔ ان کے علاوہ باقی علامات مثلاً 'ق'، 'ص' وغیرہ ضعیف ہیں بلکہ بعض میں نہ رکنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

3 تین نقاط جو ہر دفعہ قریب قریب دو جگہ پر ہوتے ہیں اور حاشیہ میں لفظ 'مع' یا 'معانقہ' لکھا ہوتا ہے، یہاں دونوں میں سے ایک پر رکنا ہوتا ہے۔

4 بعض وقف کے موقعوں پر حاشیہ میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہوتے ہیں: ''وقف النبی ﷺ''، ''وقفِ مُنَزَّل''، ''وقفِ جبریل علیہ السلام''، ''وقفِ غُفْرَان''۔ ان میں سے پہلے تین پر رُکنا مستحب ہے اور چوتھے پر رُکنا بھی بہتر ہے۔

جب درجِ بالا جگہوں پر رکیں تو پیچھے سے دہرانے کی ضرورت نہیں اور اگر ایسی جگہ رُکیں جہاں 'لا' لکھا ہو یا رُکنا مناسب نہ ہو تو وہاں پیچھے سے ایک دو الفاظ لوٹا کر پڑھنا چاہیے۔ اور کسی کلمہ کے درمیان میں کبھی بھی نہیں رُکنا چاہیے، ایسا کرنا بڑی غلطی ہے۔

سبق نمبر 24

کچھ ضروری امور

قرآن پاک میں چار جگہ لفظ 'سکتہ' لکھا ہوا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ان مقامات پر سانس لئے بغیر ذرا رک جائیں مگر وقف کے قواعد پر عمل کرتے ہوئے یعنی:

1. سورۂ کھف میں سکتہ کے مقام پر عِوَجًا کے دوزبر کو الف سے بدل دیں۔ یہاں وقف کی علامت بھی موجود ہے لہذا وقف کرنا بھی صحیح ہے۔
2. سورۂ یٰسٓ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سکتہ کریں گے۔ یہاں بھی وقف کی علامت بھی موجود ہے لہذا وقف کرنا بھی صحیح ہے۔
3. سورۂ قیامہ میں مَنْ سکتہ رَاقٍ کے مَنْ کے نون کو ساکن پڑھتے ہوئے ہی سکتہ کریں گے، اس نون کو راء میں نہیں ملائیں گے۔
4. سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ کے لام کو ساکن پڑھتے ہوئے ہی سکتہ کریں گے، اس لام کو راء میں نہیں ملائیں گے۔

قرآن پاک میں چار الفاظ لکھے تو 'صاد' کے ساتھ ہوئے ہیں مگر ان پر چھوٹا سا 'سین' بھی لکھا ہوا ہوتا ہے، انکو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

1. وَيَبْصُۜطُ پارہ 2 رکوع 16 میں 'سین' کے ساتھ یعنی وَيَبْسُطُ اور 2 بَصْۜطَةً پارہ 8 رکوع 16 میں بھی 'سین' کے ساتھ پڑھیں گے یعنی بَسْطَةً۔
3. اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ پارہ 27 رکوع 4 میں 'صاد' اور 'سین' دونوں سے پڑھنا جائز ہے یعنی اَلْمُصَيْطِرُوْنَ اور اَلْمُسَيْطِرُوْنَ۔
4. بِمُصَۜيْطِرٍ سورۂ غاشیہ میں 'سین' پڑھنا جائز نہیں، صرف 'صاد' سے ہی پڑھیں گے یعنی بِمُصَيْطِرٍ۔

جہاں دو لفظوں کے درمیان میں چھوٹا سا نونِ مکسور (نونِ قُطْنِیْ) لکھا ہوا اور اس سے پہلے یا بعد میں یا دونوں جگہ الف / ہمزہ ہو تو ملا کر پڑھتے وقت اس نون کو پڑھتے ہیں، الف / ہمزہ کو نہیں پڑھتے جبکہ رُکنے کی صورت میں الف / ہمزہ کو پڑھتے ہیں، نون کو نہیں پڑھتے۔ جیسے قَدِيْرُ نِ ۝ الَّذِیْ کو رکتے وقت قَدِيْرُ ۝ اَلَّذِیْ اور فَخُوْرَ نِ ا ۝ الَّذِيْنَ کو ملاتے وقت فَخُوْرَ نِ ۝ لَّذِيْنَ اور رُکتے وقت فَخُوْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ پڑھیں گے۔

سبق نمبر 25

مزید ضروری امور

اردو میں واؤمدہ، یاءمدہ، واؤلین اور یاءلین معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھی جاتی ہیں مگر عربی میں صرف معروف ہی پڑھنا ضروری ہے۔

جیسے اردو میں لفظ 'نور' کی واؤ تو معروف ادا ہوتی ہے مگر 'مور' اور 'اور' کی واؤ مجہول ادا ہوتی ہے اسی طرح 'جمیل' کی یاء معروف مگر 'درویش' اور 'غیر' کی یاء مجہول مگر عربی زبان میں واؤ مجہول اور یاء مجہول کا کوئی وجود نہیں بلکہ ان سب کو معروف ہی پڑھا جاتا ہے جیسے قَوْلٌ، بِالْخَیْرِ وغیرہ۔

تشدید والے حرف کو دبا کر اور اس میں دو حرفوں جتنی دیر لگا کر ادا کرنا چاہئے خصوصاً جہاں تشدید والے دو یا تین حرف ساتھ ساتھ ہوں ورنہ اگر شد کے بغیر پڑھ دیا تو یہ بڑی غلطی ہے کیونکہ اس طرح قرآن پاک میں ایک حرف کم پڑھا جاتا ہے۔ جیسے دُرِّیٌّ، ذُرِّیَّتَهٗ، لُجِّیٍّ یَّغْشٰهُ یا جہاں تشدید والے حرف پر وقف کیا جائے جیسے مُسْتَمِرٌّ، اَیْنَ الْمَفَرُّ۔

ہمزہ خواہ متحرک ہو خواہ ساکن ہو، اسکو سختی اور جھٹکے کے ساتھ ادا کرنا چاہئے خصوصاً جہاں دو ہمزے جمع ہوں جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاُنْزِلَ، اَءِنَّكَ سوائے ءَ اَعْجَمِیٌّ کے کہ یہاں دوسرے ہمزہ کو نرم پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح جہاں ہمزہ حرفِ ساکن کے بعد آئے وہاں بہت خیال رکھنا چاہئے کہ حرفِ ساکن کا سکون کامل ادا ہو اور ہمزہ خوب صاف ادا ہو ورنہ خیال نہ رکھنے سے بعض اوقات ہمزہ حذف ہو جاتا ہے اور اس سے پہلے والا ساکن حرف متحرک ادا ہو جاتا ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ اور اِنَّ الْاِنْسَانَ کہ اگر خیال نہ کیا جائے تو بعض اوقات یوں پڑھا جاتا ہے قَدَافْلَحَ، اِنَّ لِنْسَانَ۔

قرآن پاک میں ایک لفظ لکھنے میں "بِئْسَ الْاِسْمُ" ہے مگر پڑھتے ہوئے اس طرح پڑھنا ضروری ہے "بِئْسَ لِسْمُ"۔

ہمارے ہاں کورس کے اہتمام پر اس پیپر کے ذریعے کورس کے شرکاء کا امتحان لیا گیا تھا۔ قارئین کے فائدے کیلئے اس کو بھی کتاب کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ اس پیپر سے کما حقہ فائدہ اُٹھانے کیلئے 3 گھنٹے کے اندر بغیر دیکھے اسے حل کریں، اگر کوئی صاحب کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بھی یہ پیپر حل کریں تو بھی انکو بہت فائدہ ہوگا۔

پرچہ حسن القرآن

وقت: 3 گھنٹے　　کل نمبر: 100

(1) تجوید کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز لحنِ جلی اور لحن خفی کی تعریف اور مثالیں بیان کریں۔

(2) مخرج کا مطلب بیان کریں۔ ایک مخرج سے ایک ہی حرف نکلتا ہے یا زیادہ؟ اگر زیادہ تو ان میں فرق کیسے قائم رہتا ہے؟

(3) تلاوت شروع کرتے وقت اور تلاوت کے دوران بات کرنے پر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کے قواعد بیان کریں۔

(4) عربی زبان کا حرف ''ا'' کب ہمزہ کہلاتا ہے اور کب الف؟ جب الف کہلاتا ہے اسوقت کون کون سی صورت ایسی ہے کہ اسکو پڑھا نہیں جاتا؟

(5) لفظ ''اللہ'' کے ''لام'' کے پڑھنے کا قاعدہ بیان کریں نیز حروف قمریہ کون سے ہیں؟

(6) ''را'' کو موٹا پڑھنے کی کل کتنی حالتیں ہیں نیز کوئی سی دو کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

(7) حروف مدہ اور حروف لین کا فرق بیان کریں اور مثالیں دیکر وضاحت کریں۔ حروف مدہ کا مخرج کون سا ہے۔

(8) وقف کا کیا مطلب ہے اور ''موقوف علیہ'' کسے کہتے ہیں نیز ''وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام'' کی تعریف کریں۔

(9) خالی جگہیں پُر کریں۔

(1) زیر، زبر، پیش وغیرہ کو.................. کہتے ہیں۔

(2) جس حرف پر کوئی حرکت ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(3) جس حرف پر حرکت نہ ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(4) جس حرف پر زیر ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(5) جس حرف پر زبر ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(6) جس حرف پر پیش ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(7) دو زبر، دو زیر، دو پیش کو.................. کہتے ہیں۔

(8) جس حرف پر شد ہو اسے.................. کہتے ہیں۔

(9) ''مد''.................. کرنے کو کہتے ہیں۔ حروفِ مدّہ.................. ہیں۔

(10) جس واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو اسے واؤ.................. کہتے ہیں۔

(10) نیچے لکھے گئے جملوں میں خالی جگہوں پر درست جواب لکھیں۔

(1) معانی پر نظر رکھتے ہوئے جہاں بات پوری ہو جائے وہاں ٹھہرنا.................. کہلاتا ہے۔

(2) حرف.................. کو ادا کرتے وقت کنارۂ زبان میں کپکپی سی ہوتی ہے۔

(3) حرف کی ادائیگی کے وقت آواز کے پھسلتے ہوئے نکلنے کی صفت.................. میں پائی جاتی ہے۔

(4) اوپر والے دو دانتوں کو.................. کہتے ہیں۔

(5) حلق کی طرف تالو کے نرم حصے کو.................. کہتے ہیں۔

(6) انیاب کے ساتھ اوپر نیچے دونوں جانب کی چار داڑھوں کو.................. کہتے ہیں۔

(7) مخارج کی کل تعداد.................. ہے۔

(8) اگر کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کرے تو.................. پڑھے۔

(9) نون پر غنہ کرتے وقت زبان تالو کے ساتھ.................. ہیں۔

(10) بڑی اور نمایاں غلطی کو.................. کہتے ہیں۔

وقف اختیاری	وقف اضطراری	
ف	ر	م
ش	ب	ف
ثنایا علیا	ثنایا سفلیٰ	
حافہ	لہات	
ضواحک	نواجذ	
19	17	
اعوذ	بسم اللہ	
لگاتے ہیں	نہیں لگاتے	
لحن جلی	لحن خفی	